

نے اس کتاب کا ترجمہ پیش کر کے واقعاً اس کمی کی بڑی حد تک تلافی کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے حرف آغاز میں محتاط ترجمہ کے التزام کا ذکر کیا ہے۔ غالباً اس احتیاط کی وجہ سے ترجمے میں وہ روانی اور سلاست پیدا نہ ہو سکی جو کسی زبان کے بنیادی تقاضوں میں سے ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے ترجمے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)

مطبوعات دارالعلم

دارالعلم ایک اشاعتی ادارہ ہے جو حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عربی زبان و ادب اور اسلامی علوم کی نشر و اشاعت ہے۔ اس کے بانی محمد بشیر صاحب، غالباً فارن آفس کی ملازمت کے دوران، عرصہ دراز تک دیار عرب میں رہے۔ اس طرح ان کو عربی زبان کے مولد و منشاء اور گہوارہ اول میں رہ کر اس کے اسرار و رموز اور نکات کو سمجھنے کا موقع ملا۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد انہوں نے عربی زبان و ادب اور دین کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ اس کے لئے انہوں نے سب سے پہلے آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد میں ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارے کے قیام کو ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے مگر تھوڑے ہی عرصے میں اس ادارے کی کارکردگی اتنی نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے کہ شاید و آئندہ۔ اس وقت اس ادارے کی مطبوعات میں تین کتابیں تبصرے کے لئے پیش نظر ہیں۔

(۱) اقرأ، الجزء الاول

(۲) اقرأ الجزء الثاني

(۳) تلک حسدود اللہ

پہلی دو کتابیں محمد بشیر صاحب نے خود لکھی ہیں جبکہ تیسری کتاب کے مصنف ابراہیم احمد الوقفی ہیں جو ازہر میں علوم شرعیہ کے مفتش اور کسی دینی درسگاہ میں استاد ہیں۔ یہ تینوں کتابیں خوبصورت ٹائپ میں عمدہ کاغذ پر نہایت نفاست کے ساتھ چھپی ہیں۔ طباعت کا معیار دیکھنے کے بعد ادارہ کے بانی اور اُس مطبع کو داد دینے بغیر نہیں رہا جا سکتا جس میں یہ چھپی ہیں۔ مطبعہ عربیہ ۳۰ لیک روڈ لاہور ان کتابوں کے طابع ہیں۔ پاکستان میں اس قسم کے مطابع غیر ملکی مطبوعات کا باآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اقراء

اقراء جزء اول اور جزء ثانی اس سلسلے کی ابتدائی دو کڑیاں ہیں جو بالکل ابتداء سے عربی زبان سیکھنے کے خواہاں لوگوں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا تیسرا حصہ بھی عنقریب دستیاب ہوگا۔ اس کی تیاری میں کسی زبان کو سیکھنے کے جدید اصولوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ یعنی تصاویر کے ذریعے الفاظ اور جملوں کو روشناس کرایا گیا ہے جس میں معلوم سے نامعلوم کی طرف بڑھتے ہیں۔ اس کتاب کو دیکھنے کے دوران ایک قباحت یہ نظر آئی کہ اگر کسی چیز کی تصویر واضح نہ ہو تو طالب علم از خود نہ لفظ پڑھ سکتا ہے نہ معنی سمجھ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر "انف" اور "لسان" کے سامنے ناک اور زبان کی جو تصویریں بنائی گئی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں کہ بچے کو کیا بڑے بھی اگر پہلے سے یہ الفاظ نہ جانتے ہوں تو وہ باسانی سمجھ سکیں۔ اگر یہ کتابیں ان لوگوں کے لئے لکھی گئی ہیں جن کی زبان عربی نہیں ہے تو ساتھ ساتھ مادری یا قومی زبان میں ترجمے کا طریقہ اپنانے سے مدد ملتی اور شروع ہی سے ترجمہ کرنے کی تربیت ہونے لگتی جس کی ضرورت ایک غیر اہل زبان کو کسی اجنبی زبان کے ساتھ معاملت میں بہر حال پیش آتی ہے۔

بعض مقامات پر نئے الفاظ کو روشناس کرائے بغیر ہی تمرین میں ان کے متعلق سوال کیا گیا ہے مثلاً جزء اول میں صفحہ ۲۸ پر "هل هذا هاتف؟" ہے لیکن اس سے پہلے کہیں اس لفظ کا ذکر نہیں آیا۔ اسی طرح واحد مذکر اور واحد مؤنث کی ضمیروں کا استعمال ان کا تصور دلانے سے پہلے ہی شروع کر دیا گیا ہے اور وہ بھی حالت نصب میں۔ اسی طرح لکن اور ان وغیرہ حروف بھی بغیر پیشگی تعارف کے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان اسقام سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کتابوں کی تیاری میں پوری توجہ صرف نہیں کی گئی۔

ان کتابوں کی قیمتیں بھی پاکستان میں لوگوں کی قوت خرید کو دیکھتے ہوئے بہت زیادہ ہیں۔ جزء اول جس کے ۵۶ صفحات ہیں آٹھ روپے پچاس پیسے کی ہے اور جزء ثانی جس کے ۸۳ صفحات ہیں بارہ روپے پچاس پیسے کی ہے۔ لاگت کے اعتبار سے یہ قیمتیں زیادہ نہیں ہیں لیکن ایک عام آدمی اتنے پیسے نہیں خرچ کر سکتا۔ قیمت کم کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔

تلک حسدود اللہ (عربی)

اس کی ضخامت تین سو صفحات کی ہے۔ اس پر قیمت درج نہیں مگر کاغذ وغیرہ اس میں بھی اچھا لگایا گیا ہے اس لئے اس کی لاگت بھی کم نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب اپنے

موضوع ، مواد زبان اور طرز ادا کے اعتبار سے ایک کامیاب اور قابل قدر کوشش ہے۔ اس میں زنا ، تہمت ، جوری ، شراب نوشی ، رہزنی اور ارتداد کی سزاؤں سے بحث کی گئی ہے۔ بحث کا انداز سنجیدہ اور متین ہونے کے ساتھ ساتھ جدید ذہن کو اپیل کرنے والا ہے۔ اور اسلوب ایسا ہے کہ مباحث خشک ہونے کے باوجود دلچسپی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ فاضل مصنف نے قرآن ، حدیث اور فقہ کی روشنی میں ان شرعی حدود کو محض بیان کر دینے پر اکتفا نہیں کیا ہے ، بلکہ عصر حاضر کے حالات ، مغربی تعلیم اور جدید تہذیب و تمدن سے پیدا ہونے والی معاشرتی فسادات کے پس منظر میں ان کی اہمیت و ضرورت کو اس طرح واضح کیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں حدود اللہ کی عظمت کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ مصنف نے ایسے اجتماعی امراض اور مفاسد کی بھی نشاندہی کی ہے جو صرف ان حدود کے نفاذ سے ہی دور ہو سکتے ہیں۔ اعدائے اسلام نے ان حدود کے بارے میں محض اپنی بد باطنی اور خبیث نفس کی وجہ سے جو شکوک و شبہات پھیلا رکھے ہیں کتاب پڑھ کر ان کا بخوبی ازالہ ہو جاتا ہے اور شریعت غرائے اسلام پر ایک مسلمان کا اعتماد مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا اردو ترجمہ کر کے اسے پاکستان میں کثرت سے پھیلا دیا جائے۔ اس وقت جب کہ اسلامی نظام اور شریعت کے نفاذ کا عمل جاری ہے لوگوں کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ عام مسلمان جو دینی رجحان رکھتے ہیں وہ بھی لا علمی اور جہالت کی وجہ سے شرعی حدود کی پابندی نہیں کرتے ان کے لئے بھی یہ کتاب بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتا : دارالعلم ۶۲۳ - آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد۔

(شرف الدین اصلاحی)